اکائی 4: امام بوصیری کا قصیدہ (ابتدائی بیس اشعار)

4.1

مقصد

اس اکائی کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو عصر عباسی کے اہم شاعر امام بوصیری کے کلام اور اس کی خصوصیات سے روشناس کروایا جائے اور یہ بتلایا جائے کہ شعراء کے درمیان امام بوصیری کا مقام کیا ہے؟ ناقدین نے ان کے بارے میں کیا کہا ہے؟ بوصیری کا ''قصیدۃ البردۃ'' کے نام سے ایک مشہور قصیدہ ہے، اس کے ابتدائی بیس اشعار بطور نمونہ آپ کے مطالعہ کے لئے دیے گئے ہیں۔

4-2

تمہید

خلافت عباسیہ جب تک عروج پر تھی مسلمانوں کی حالت ہر اعتبار سے بہتر تھی، مال کی فراوانی تھی اور علوم وفنون میں ترقی ہو رہی تھی، بیرونی حملوں کے وقت مدافعت اور اقدامی کارروائیاں زور شور پر تھی، خلافت عباسیہ کے دور میں جب بھی صلیبی حملے ہوئے تو اُس کا پوری قوت کے ساتھ جواب دیا گیا، لیکن آہستہ آہستہ امور سلطنت پر خلفاء کی گرفت کمزور ہوئی آخر کار خلافت عباسیہ زوال وانحطاط سے دوچار ہونے لگی، بغداد پر تاتاریوں نے حملہ کر کے تباہی مچائی، نور الدین زنگی اور صلاح الدین ایوبی کے بعد ان کا سا کوئی جانشین نہ رہا۔

امام بوصیری خانہ جنگی اور مسلمانوں کے لئے اس آزمائشی دور کے شاعر ہیں، امام بوصیری ایک اچھے انشاپرداز اور صوفی شاعر ہیں، اُنھوں نے بلبیس اور محلّہ کبریٰ میں کاتب کی حیثیت سے کام کیا، ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ سے تصوف اخذ کیا اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے خلیفہ ابوالعباس مرسی سے استفادہ کیا۔

امام بوصیری مدیح نبوی سے مشہور ہوئے، اُن کی شاعری میں سلاست وشگفتگی ہے، تشبیہ واستعارہ کا استعمال بہت ہے، مدائح نبوی میں بوصیری کا ''قصیدہ بردہ'' سرفہرست ہے۔

4-3

عربی اشعار

أَمِنْ تَــــذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِىْ سَــلَمٍ   مَـزَجْـتَ دَمْـعًـــا جَرٰى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٖ

أَمْ هَبَّتِ الـرِّيْـحُ مِـنْ تِلْقَـاءِ كَـاظِمَةٍ   وَأَوْمَضَ الْبَـرْقُ فِى الظَّلْمَـاءِ مِنْ إِضَمٖ

فَـمَـا لِعَيْنَـيْـكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا   وَمَـا لِـقَـلْـبِـكَ إِنْ قُـلْـتَ اسْـتَفِقْ يَهِـمٖ

أَيَحْسَـبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِـمٌ   مَـا بَيْـنَ مُـنْـسَـــجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْـطَـرِمٖ

لَـوْلَا الْهَـوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ   وَلَا أَرِقْتَ لِـــــذِكْرِ الْبَـانِ وَالْعَلَـمٖ

فَـكَـيْفَ تُـنْـكِـرُ حُبًّا بَعْدَمَا شَـهِدَتْ   بِـهٖ عَـلَـيْـكَ عُـدُوْلُ الدَّمْـعِ وَالسَّـقَمٖ

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّیْ عَبْرَةٍ وَّضَنًی　　مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰی خَدَّیْکَ وَالْعَنَمِ
نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ أَهْوٰی فَأَرَّقَنِی　　وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ
یَا لَائِمِیْ فِی الْهَوٰی الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَةً　　مِنِّیْ إِلَیْکَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ
عَدَتْکَ حَالِیَ لَا سِرِّیْ بِمُسْتَتِرٍ　　عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِیْ بِمُنْحَسِمِ
مَحَضْتَنِی النُّصْحَ لٰکِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ　　إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِیْ صَمَمِ
إِنِّی إِتَّهَمْتُ نَصِیْحَ الشَّیْبِ فِیْ عَذَلِیْ　　وَالشَّیْبُ أَبْعَدُ فِیْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ
فَإِنَّ أَمَّارَتِی بِالسُّوْءِ مَا إِتَّعَظَتْ　　مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْهَرَمِ
وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرٰی　　ضَیْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشِمِ
لَوْ کُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّیْ مَا أُوَقِّرُهُ　　کَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِیْ مِنْهُ بِالْکَتَمِ
مَنْ لِیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَایَتِهَا　　کَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ
فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَهْوَتِهَا　　إِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ
وَالنَّفْسُ کَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی　　حُبِّ الرِّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ یَنْفَطِمِ
فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّیَهُ　　إِنَّ الْهَوٰی مَا تَوَلّٰی یُصْمِ أَوْ یَصِمِ
وَرَاعِهَا وَهِیَ فِی الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ　　وَإِنْ هِیَ إِسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰی فَلَا تُسِمِ

4-4

اشعار کا ترجمہ

(1)

أَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ　　مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمِ

ترجمہ: کیا ذی سلم کے ہمسایوں کی یاد کی وجہ سے تو نے آنکھ سے بہنے والے آنسوؤں کو خون سے ملا دیا ؟۔

(2)

أَمْ هَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَاءِ کَاظِمَةٍ　　وَأَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمِ

ترجمہ: یا کاظمہ کی جانب سے ہوا چلی یا تاریکی میں وادئ اضم سے بجلی چمکی ؟۔

(3)

فَمَا لِعَیْنَیْکَ إِنْ قُلْتَ اکْفُفَا هَمَتَا　　وَمَا لِقَلْبِکَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَهِمِ

ترجمہ: تو تیری آنکھوں کو کیا ہوگیا ہے کہ اگر تو اُنہیں کہتا ہے: آنسو روکو، تو وہ اور زیادہ آنسو بہاتی ہیں اور تیرے دل کو کیا ہوگیا ہے کہ اگر تو اُسے کہتا ہے: ہوش میں آ، تو وہ اور مدہوش ہوجاتا ہے۔

(4)

أَیَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْکَتِمٌ　　مَا بَیْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمِ

ترجمہ: کیا عاشق یہ خیال کرتا ہے کہ محبت چھپنے والی ہے جو بہتے ہوئے آنسو اور سوختہ دل کے درمیان ہے۔

(5)

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ   وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

ترجمہ: اگر محبت نہ ہوتی تو کھنڈر (دیارِ محبوب) پر تو آنسو نہ بہاتا اور نہ درخت بان و پہاڑ کی یاد کی وجہ سے راتوں کو جاگتا۔

(6)

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَمَا شَهِدَتْ   بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

ترجمہ: تو اب آنسو اور بیماری ان دو عادل گواہوں کی تیرے خلاف محبت پر گواہی دینے کے بعد محبت کا انکار کیسے کرتا ہے؟

(7)

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّىْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى   مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

ترجمہ: اور (تو کیسے محبت کا انکار کرتا ہے جبکہ) غم (محبت) نے تیرے دونوں گالوں پر زرد پھول اور درخت عنم کی مانند آنسو اور لاغری کی دو لکیریں بنادی ہیں

۔

(8)

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ أَهْوٰى فَأَرَّقَنِى   وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

ترجمہ: ہاں! رات اُس ذات (محبوب) کا خیال خواب میں آیا جس سے میں محبت کرتا ہوں اور اس خیال نے (میری راحت کو دور کر کے) مجھے بیدار کر دیا اور محبت لذتوں میں حائل بن جاتی ہے۔

(9)

يَا لَائِمِىْ فِى الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً   مِنِّىْ إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

ترجمہ: اے میرے عُذری محبت پر ملامت کرنے والے میری جانب سے معذرت قبول کر اور اگر تو انصاف کرتا تو ملامت ہی نہ کرتا۔

(10)

عَدَتْكَ حَالِىَ لَا سِرِّىْ بِمُسْتَتِرٍ   عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِىْ بِمُنْحَسِمِ

ترجمہ: میری حالت تجھ تک پہنچ چکی ہے، اب نہ میرا راز چغلخوروں سے پوشیدہ ہے اور نہ میری بیماری ختم ہونے والی ہے۔

(11)

مَحَضْتَنِى النُّصْحَ لٰكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهٗ   إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِىْ صَمَمِ

ترجمہ: (اے نصیحت کرنے والے) تو نے مجھے خلوص سے نصیحت کی لیکن میں اُسے نہیں سنتا کیونکہ عاشق ملامت کرنے والوں (کی ملامت) سے بہرا ہوتا ہے۔

(12)

إِنِّى اتَّهَمْتُ نَصِيْحَ الشَّيْبِ فِىْ عَذَلِىْ   وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِىْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

ترجمہ: بے شک میں نے نصیحت کرنے والے بڑھاپے کو مجھے ملامت کرنے کے بارے میں متہم کیا جبکہ بڑھاپا نصیحت میں تہمتوں سے بہت دور ہے۔

(13)

فَـاِنَّ أَمَّارَتِی بِالسُّـوْءِ مَـا اِتَّعَظَتْ مِنْ جَهْلِـهَا بِنَذِيْرِ الشَّيْبِ وَالْهَـرَمِ

ترجمہ: کیونکہ میرے نفس امّارہ نے اپنی جہالت و نادانی کے باعث بالوں کی سفیدی اور عمر کی درازی جیسے ناصح سے نصیحت حاصل نہیں کی۔

(14)

وَلا أَعَـدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰی ضَيْفٍ أَلَـمَّ بِرَأْسِیْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

ترجمہ: اور میرے نفس نے اچھے کاموں سے اُس عظیم مہمان کی مہمانی تیار نہیں کی جو بے وقار ہو کر میرے سر پر اُترا ہے۔

(15)

لَوْ كُنْتُ أَعْلَـمُ أَنِّیْ مَـا أُوَقِّرُهٗ كَتَمْتُ سِـرًّا بَـدَا لِیْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

ترجمہ: اگر میں جانتا ہوتا کہ میں اُس مہمان (بڑھاپے) کی عزت نہیں کروں گا تو میں اپنے اس ظاہر ہو چکے راز کو پہلے ہی خضاب کے ذریعہ چھپا دیتا۔

(16)

مَنْ لِیْ بِرَدِّ جِمَـاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَـا كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْـلِ بِاللُّـجُمِ

ترجمہ: کون ہے جو مجھے نفس کی سرکشی کو دفع کرنے کی ضمانت دے؟ جس طرح لگاموں کے ذریعہ گھوڑوں کی سرکشی کو دور کیا جاتا ہے۔

(17)

فَـلا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ كَسْـرَ شَهْوَتِهَا إِنَّ الطَّعَـامَ يُقَوِّیْ شَـهْوَةَ النَّهِمِ

ترجمہ: تو نافرمانیوں کے ذریعہ اُس (نفس) کی شہوت کو توڑنے کا ارادہ مت کر، یقیناً خوراک ' زیادہ کھانے والے کی خواہش کو مزید طاقت بخشتی ہے۔

(18)

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِـمِ

ترجمہ: اور نفس بچہ کی مانند ہے، اگر تو اُسے ڈھیل دے گا تو وہ دودھ کی محبت کے ساتھ جوان ہوگا اور اگر تو دودھ چھڑا دے گا تو وہ چھوڑ دے گا۔

(19)

فَاصْرِفْ هَوَاهَـا وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّيَهٗ إِنَّ الْهَوٰی مَـا تَـوَلّٰی يُصْمِ أَوْ يَصِمِ

ترجمہ: تو نفس کی خواہش کو روک اور خوب چوکنّا رہ کہ کہیں تو اُسے (اپنے اوپر) حاکم نہ بنا ڈالے، کیونکہ خواہش جس پر غالب آتی ہے اُسے ہلاک کر دیتی ہے یا عیب دار بناتی ہے۔

(20)

وَرَاعِهَـا وَهِیَ فِی الْأَعْمَالِ سَـائِمَةٌ وَإِنْ هِیَ اِسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰی فَلاَ تُسِمِ

ترجمہ: اور تو نفس کی اچھی طرح نگرانی کر جبکہ وہ (نیک) اعمال کی چراگاہ میں چر رہا ہو اور اگر وہ چراگاہ کو میٹھا سمجھے تو اُسے چرنے سے منع کر دے۔

4-5

اشعار کی تشریح

(1)

أَمِنْ تَـذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِىْ سَـلَمٍ   مَزَجْتَ دَمْعًـا جَرٰى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٍ

شاعر اپنے آپ سے خطاب کرتا ہے یا بطورِ تجرید کہتا ہے کہ تیری آنکھوں سے خون آلود آنسوؤں کے بہنے کی کیا وجہ ہے؟ کیا مقام ذی سلم کے پڑوسیوں کی یاد ستاتی ہے؟

ذی سلم مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے، ذی سلم کے پڑوسی سے مراد محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، شاعر کا یہ سوال تجاہل عارفانہ کی قبیل سے ہے۔

شعر میں ''جیران'' محبوب سے کنایہ ہے، دَمْعٌ (آنسو) اور مُقْلَةٌ (آنکھ کا ڈھیلا) میں مراعاۃ النظیر ہے، دَمْعٌ اور دَمٌ میں جناس ناقص ہے، ''مِنْ تـذكر'' جار مجرور کو مقدم کرنے سے قصر کا فائدہ حاصل ہے، ''مُقْلَةٌ'' میں تاء مدوّرہ جنس کے لئے ہے کیونکہ آنسو ایک آنکھ سے نہیں بہتے، طبعی طور پر دونوں آنکھوں سے بہتے ہیں، قصیدہ کا آغاز جن حروف سے ہو رہا ہے اُس سے فالِ نیک لیا جاتا ہے کہ ابتدائی چار حروف سے ''اَمِـنْـتَ'' بنتا ہے یعنی تو امن میں آگیا، اس میں تجرید ہے، تجرید کا مطلب یہ ہے کہ شاعر اپنی ذات سے ایک فرضی شخص نکالتا ہے اور اس سے سوال کرتا ہے اور اُس سے مخاطب ہو کر جذبات کا اظہار کرتا ہے۔

(2)

أَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَـاءِ كَـاظِمَةٍ   وَأَوْمَضَ الْبَرْقُ فِى الظَّلْمَـاءِ مِنْ إِضَمِ

کاظمہ بحرین اور بصرہ کے درمیان ایک مقام ہے یا مدینہ طیبہ میں ایک مقام ہے، اِضَم مدینہ طیبہ کے قریب ایک وادی یا ایک پہاڑ ہے، شاعر پہلے شعر میں بے چینی واضطراب اور کثرتِ بکاء کا ایک سبب ذکر کرنے کے بعد اس شعر میں دو اسباب ذکر کرتا ہے کہ یا مقام کاظمہ کی جانب سے ہوا چلی یا وادیٔ اضم کی جانب سے تاریکی میں بجلی چمکی، محبوب کی محبت جب عشق کے درجہ میں ہوتی ہے تو محبوب سے منسوب ہر چیز سے محبت ہو جاتی ہے، اس لئے دیارِ محبوب سے ہوا آتی ہے تو محبّ بے تاب ہوتا ہے یا محبوب کے مقام کی طرف سے تاریکی میں بجلی چمکتی ہے تو بجلی کی چمک کی وجہ سے عاشق کے لئے معشوق کا مقام یا اس کے اطراف وجوانب روشن نظر آتے ہیں جس کی وجہ سے عاشق کی بے تابی بڑھ جاتی ہے۔

شعر میں أَوْمَضَ سے پہلے ''واؤ'' أَوْ کے معنیٰ میں ہے، ایک روایت میں شعر میں ہی ''أَو'' مذکور ہے، شعر کے وزن میں ''واؤ'' اور ''أَ وْ'' دونوں کی گنجائش ہے۔ ''كَاظِمَةٍ'' اور اِضَمْ غیر منصرف ہیں لیکن ضرورت شعری کے باعث كاظمةٍ کو تنوین دی گئی اور اضم کو کسرہ دیا گیا ہے۔

(3)

فَمَا لِعَيْنَـيْـكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَـا هَمَتَا   وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْـتَفِقْ يَهِـمِ

اس شعر کا سابقہ دونوں اشعار سے معنوی تعلق ہے یعنی شاعر نے جب ابتدائی اشعار میں رونے کے اسباب ذکر کر کے پوچھا کہ کیا تیری اشکباری کے یہ اسباب ہیں؟ کوئی جواب نہ ملنے پر مخاطب کو منکر کے درجہ میں رکھ کر شاعر کہتا ہے کہ اگر گریہ وزاری کے مذکورہ اسباب نہیں تو تیری آنکھیں روکنے پر مزید آنسو کیوں بہاتی ہیں اور تیرا دل اور زیادہ حیران کیوں ہوتا ہے؟

شعر میں آنکھوں اور دل سے خطاب مجازی طور پر ہے، هَـمَتَا کی اسناد ضمیر کی طرف ہے، جو آنکھوں کی جانب لوٹ رہی ہے جبکہ آنکھ نہیں بہتی، آنکھ سے آنسو بہتے ہیں، یہ اسناد مجازی ہے جس کو مجاز عقلی کہتے ہیں، ''هَـمَتَا'' اور ''يَهِمِ'' میں جناس غیر تام ہے، ''اكْـفُفَا'' اور ''هَـمَتَا'' کے درمیان اسی طرح ''اِسْتَفِقْ'' اور ''يَهِمِ'' کے درمیان طباقِ ایجاب ہے۔

(4)

شاعر نے عاشق کی اشکباری اور قلبی اضطراب ذکر کرنے کے بعد جب دیکھا کہ عاشق محبت کو چھپانا چاہتا ہے اس لئے سوال کے باوجود محبت کا اقرار کرنے سے گریز کر رہا ہے تو کہنے لگا کہ کیا آنسوؤں اور بے قرار دل کے ہوتے ہوئے محبت چُھپ سکتی ہے؟

شعر میں استفہام انکاری توبیخی ہے، اس میں خطاب سے غَیبت کی طرف التفات ہے، اس میں ایجازِ حذف ہے کیونکہ "**منسجم**" کا موصوف "**دمع**" اور "**مضطرم**" کا موصوف "**قلب**" محذوف ہے، "**صب**" اور "**حب**" کے درمیان جناس ناقص ہے، "**مضطرم**" میں استعارہ تصریحیہ تبعیہ ہے، **خفقان قلب** کو **اضطرامِ نار** سے تشبیہ دی گئی، وجہ تشبیہ اضطراب ہے، پھر **اضطرام** سے لفظ **مضطرم** مشتق کیا گیا، مشبہ کو حذف کر کے مشبہ بہ کو ذکر کیا گیا، شعر میں اطناب ہے اس طرح کہ "ما" اسم موصول سے اپنے صلہ کے ساتھ "حب" سے بدل واقع ہے۔

(5)

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ   وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

شاعر محبت کا اقرار کرانے کے لئے مُصر ہے، عاشق کو یکے بعد دیگرے دلیل دیتے ہوئے مزید کہتا ہے کہ اگر تجھے محبت نہ ہوتی تو محبوب کے مقامات (مکہ مکرمہ) کے پاس تو اشک باری نہ کرتا اور درخت بان اور پہاڑ کی یاد کے باعث راتوں کو نہ جاگتا۔

درخت بان ایک خوبصورت خوشبودار قامت والا درخت ہے جس سے محبوب کو تشبیہ دی جاتی ہے یا مکہ مکرمہ کا وہ خاص درخت مراد ہے جس کے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے۔

شعر میں ایجاز قصر ہے اس طرح کہ "**دمعًا**" میں تنوین برائے تکثیر ہے اور **طللٍ** میں تنوین برائے تحقیر بمعنی تصغیر ہے، **تُرِقْ** اور **اَرِقْتَ** میں تجنیس غیر تام ہے۔

(6)

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَمَا شَهِدَتْ   بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

گزشتہ تین اشعار میں عشق کے اثبات پر دلائل پیش کئے گئے ہیں تاہم عاشق انکار کرتا رہا، تو شاعر کہتا ہے کہ آنسوؤں کا بہنا اور جسمانی کمزوری ولاغری یہ دو علامتیں ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ محبت نمایاں ہے۔

شعر میں ایجاز حذف ہے اس طرح کہ "**فَكَيْفَ تُنْكِرُ**" میں "**فاء**" جزائیہ ہے اس کے بعد والا جملہ جزاء ہے اس کے پہلے شرط محذوف ہے یعنی **اِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْاَدِلَّةُ فَكَيْفَ** .. "**حبًّا**" میں ایجاز قصر ہے کہ اس میں تنوین برائے تعظیم ہے، "**عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ**" "**جَرْدُ قَطِيْفَةٍ**" کی قبیل سے ہے، (یعنی صفت کی اضافت موصوف کی طرف) نیز "**عدول الدمع والسقم**" میں تشبیہ بلیغ ہے وجہ تشبیہ "**اظهار وابانة**" ہے، "**كيف**" استفہام انکاری کے لئے ہے۔

(7)

وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى   مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

شاعر، عاشق کے انکار کو غلط ثابت کرتے ہوئے مزید کہتا ہے کہ غم کی وجہ سے تیرے گال پر دو لکیریں آچکی ہیں، زرد پھول کی طرح ایک زرد لکیر، لاغری و کمزوری کی وجہ سے، اور دوسری خون آلود اشکوں کی وجہ سے سرخ لکیر، درخت عنم کی طرح جس کا پھل سرخ ہوتا ہے۔

شعر میں "**خَطَّيْ**" (لکیروں) سے یا تو حقیقی لکیریں مراد ہیں جو مسلسل آنسوؤں کے بہنے کی وجہ سے چہرہ پر ثابت ہوچکی ہیں یا پھر حکمی لکیریں مراد ہیں یعنی چہرہ پر لمبائی میں زردی و سرخی نمایاں ہے۔

"**اثبت الوجدُ**" میں وجد (غم) کی طرف اثبات کی نسبت مجازِ عقلی ہے، کیونکہ غم ثابت نہیں کرتا ...

(آنسو) کو "عَـنَـم" سے تشبیہ دی گئی، وجہ شبہ سرخی ہے، اسی طرح "ضَـنًـی" کو "بھـار" (زرد پھول) سے تشبیہ دی گئی، وجہ تشبیہ زردی ہے، دونوں تشبیہات مرسل ومجمل ہیں، اس شعر میں محسناتِ معنویہ میں سے لف ونشر غیر مرتب ہے؛ کیونکہ شاعر نے پہلے "عبرة وضنی" کو ذکر کیا، پھر "عَبرۃ" کے مناسب لفظ "عنم" کو بعد میں ذکر کیا اور "ضنی" کے مناسب لفظ "بھار" کو عَنَم سے پہلے ذکر کیا۔

(8)

نَعَمْ سَـرٰی طَیْفُ مَنْ أَهْـوٰی فَـأَرَّقَنِی   وَالْحُبُّ یَعْتَـرِضُ اللَّـذَّاتِ بِالْأَلَـمِ

عاشق نے پیہم انکار کرنے کے بعد آخر کار اقرار کر ہی لیا اور ناچار کہہ ڈالا کہ ہاں ہاں خواب میں محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک خیال آیا جس خیال نے میری نیند ختم کر دی اور مجھے بیداری پر مجبور کیا اور یہ کوئی حیرت کی بات نہیں کہ محبوب کے خیال سے نیند چلی گئی اور بے چینی پیدا ہو گئی کیونکہ محبت لذت وآرام، چین وسکون میں رکاوٹ بنتی ہے۔

شعر میں ایجاز حذف ہے کیونکہ "مـن" اسم موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر منصوب محذوف ہے، تقدیری عبارت "أهـواه" ہے، شاعر نے جب کہا کہ محبوب کے خیال نے نیند اُڑا دی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ محبوب کا خیال تو باعث سُرور وسبب آرام ہونا چاہئے، اس سے نیند کیسے چلی گئی؟ اس کی دلیل دیتے ہوئے شاعر کہتا ہے کہ محبت لذتوں کے حصول میں مانع ہوتی ہے۔

(9)

یَا لَائِمِیْ فِی الْهَوَی الْعُذْرِیِّ مَعْـذِرَةً   مِنِّیْ إِلَیْـکَ وَلَوْ أَنْصَفْـتَ لَمْ تَلُـمِ

شاعر نے اپنی محبت کو عذری محبت قرار دیا، عُذری محبت سے مراد یمن کے قبیلۂ بنی عُذْرۃ کی محبت ہے جس کے نوجوان رقتِ قلب کے باعث عموماً تیس سال سے زیادہ زندہ نہ رہ پاتے یا ایسی محبت مراد ہے جس میں عاشق اس مقام پر ہوتا ہے کہ وہ مقبول العذر اور متروک الملامۃ ہو جاتا ہے، کیونکہ ایسی حالت میں معاملہ اس کی قدرت واختیار سے وراء ہو جاتا ہے، شاعر کہتا ہے کہ میرا عشق بھی اس درجہ کا ہے تو مجھے ملامت نہ کر، میرا عذر قبول کر اور اے ملامت گر! اگر تو انصاف پسند ہوتا تو سرے سے مجھے ملامت ہی نہ کرتا۔

شعر میں ایجاز حذف ہے کہ "معذرة" کا فعل "اقبل" محذوف ہے، "یالائمی" اور "لم تلم" میں جناس اشتقاق ہے۔

(10)

عَدَتْـکَ حَالِیَ لَا سِرِّیْ بِمُسْـتَتِرٍ   عَنِ الْوُشَـاةِ وَلَا دَائِیْ بِمُنْحَسِـمِ

معذرت کرنے اور انصاف کی دہائی دینے کے بعد بھی جب ملامت کرنے والا ملامت سے باز نہ آیا تو عاشق کہتا ہے کہ میرے عشق کی کیفیت تجھے معلوم ہو چکی ہے، نہ محبت کا راز چھپا ہوا ہے اور نہ یہ محبت ختم ہونے والی ہے، لہٰذا ملامت کا کوئی فائدہ نہیں، دوسرا مطلب یہ ہے: "عدتک حالی الی الناس" میری حالت تجھ سے آگے بڑھ کر اور لوگوں تک پہنچ چکی ہے، مذکورہ دونوں صورتوں میں جملہ خبریہ ہے، یا پھر یہ جملہ خبر بمعنٰی انشاء ہے، ملامت گر کے لئے دعاء ہے یعنی میرا یہ مرض عشق تجھے بھی لگ جائے اور جیسے تو نے مجھے ملامت کی ویسے تیری ملامت کی جائے۔

"مستتر" میں استعارہ تصریحیہ تبعیہ ہے، انکتام السر کو استتار سے تشبیہ دی گئی، پھر استتار سے کلمہ "مستتر" مشتق کیا گیا، مشبہ کو حذف کر کے مشبہ بہ کو ذکر کیا گیا، وجہ شبہ "خفاء" (پوشیدگی) ہے۔

(11)

مَحَضْتَنِی النُّصْحَ لٰکِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهٗ   إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُـذَّالِ فِیْ صَمَـمِ

سنتا ہی نہیں ہوں، اس لئے کہ صدق دل سے محبت کرنے والا ملامت گروں کی ملامت کو سنتا ہی نہیں چہ جائیکہ اُس نصیحت وملامت کا اُس پر کوئی اثر ہو۔

شعر میں استعارہ تصریحیہ تبعیہ ترشیحیہ ہے کہ "عدم قبول" کو "عدم سماع" سے تشبیہ دی گئی وجہ شبہ "عدم استجابة" ہے پھر "لست اسمعه"، فعل مشتق کیا گیا، مشبہ کو حذف کر کے مشبہ بہ کو ذکر کیا گیا، "فی صمم" ترشیح ہے، "صمم" میں تنوین برائے تعظیم ہے یعنی صمم عظیم، اور یہ ایجازِ قصر ہے۔

(12)

إِنّی اِتَّهَمْتُ نَصِیحَ الشَّیبِ فِیْ عَذَلِیْ وَالشَّیبُ أَبعَدُ فِیْ نُصحٍ عَنِ التُّهَمِ

بڑھاپا صادق القول ناصح ہے، موت کی خبرِ صادق لانے والا ہے، اس کے باوجود میں ملامت سے متعلق اُس پر تہمت لگاتا رہا، میں نے اس قدر مخلصانہ و بے غرض نصیحت کرنے والے کی بات نہ مانی تو اے ناصح میں تیری نصیحت کیوں کر قبول کر سکتا ہوں۔

"نصیح الشیب" "جرد قطیفة" کی قبیل سے ہے (یعنی صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے)، "شیب" میں استعارہ مکنیہ اصلیہ ترشیحیہ ہے اس طرح کہ "شیب" (بڑھاپے) کو نصیحت کرنے والے انسان سے تشبیہ دی گئی، وجہ تشبیہ "انذار" (ڈرانا) ہے، مشبہ بہ کو حذف کیا گیا، اس کا لازم "نصیح" ذکر کیا گیا اور مشبہ کو لایا گیا، "اِتَّهَمْتُ" ترشیح ہے، "نصیح الشیب" کو استعارہ کی بجائے تشبیہ بلیغ بھی کہا جائے تو درست ہے، "اتهمت" اور "تهم" میں جناسِ اشتقاق ہے۔

(13)

فَاِنَّ أَمَّارَتِیْ بِالسُّوْءِ مَا اِتَّعَظَتْ مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْهَرَمِ

شاعر انکسار کا اظہار کرتے ہوئے اپنے نفس کو نفس امّارہ قرار دیتا ہے، اور کہتا ہے کہ پیری جیسے حق گو ناصح کی نصیحت کے باوجود میرا نفس باز نہیں آیا، بالوں کی سفیدی اور عمر کی درازی اعلان کر رہی ہے کہ موت قریب ہے تاہم نفس ہے کہ برابر برائیوں کا حکم دیئے جا رہا ہے۔

"نذیر الشیب والهرم" (جَرْدُ قَطِیْفَةٍ کی قبیل سے ہے) تشبیہ بلیغ ہے، وجہ تشبیہ "تحذیر" ہے، "نذیر" بمعنٰی "انذار" ہو تو استعارہ مکنیہ ہوگا، "شیب" اور "هرم" میں صنعتِ مراعاة النظیر ہے، "شیب" کے ساتھ "هرم" کا ذکر اطناب ہے۔

(14)

وَلا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرٰی ضَیْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشِمِ

بڑھاپا قابل احترام مہمان ہے جس کی تعظیم کی جانی چاہئیے، یہ عظیم مہمان آیا لیکن آ کر غیر محترم و بے وقار ہوا؛ کیونکہ میرے نفس نے اُس کی مہمان نوازی کا کوئی سامان نہیں کیا۔

"ضیفٍ" میں تنوین برائے تعظیم ہے یعنی ضیفٍ عظیمٍ یوں اس میں ایجازِ قصر ہے۔

(15)

لَوْ کُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّیْ مَا أُوَقِّرُهُ کَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِیْ مِنْهُ بِالْکَتَمِ

جب ابتدائی طور پر پیری کی آمد ہوئی پہلے پہل جب بال سفید ہوئے تو بڑھاپا راز میں تھا، شاعر کہتا ہے، اُس وقت مجھے معلوم ہوتا کہ میں اس مہمان کے مطابق اکتساب حسنات واجتناب سیئات نہیں کروں گا تو اس کو خضاب لگا کر مخفی رکھتا تا کہ پیری کی وجہ سے جو مزید ملامت ہوتی ہے، اُس سے بچا رہتا۔

شعر میں استعارہ تصریحیہ اصلیہ ترشیحیہ ہے "شیب" (بڑھاپے) کو "سر" (راز) سے تشبیہ دی گئی، وجہ شبہ "اخفاء" ہے، مشبہ کو حذف کیا گیا

اور مشبہ بہ کو ذکر کیا گیا، "کتمت" ترشیح ہے، "کتمت" اور "کتم" میں جناسِ اشتقاق ہے، "کتمت" اور "بدا" کے درمیان طباق ایجابی ہے

(16)

مَنْ لِیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَایَتِھَا　　　كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

مخلص و مشفق نصیحت کرنے والی پیری سے نفس نے اپنی اصلاح نہ کی اور رشد کا راستہ اختیار نہ کیا تو شاعر ناچار اصحاب قلوب وارباب نظر سے امداد واعانت طلب کرتا ہے کہ میرے نفس کی سرکشی کیوں کر دور ہوگی اور کون اس میں امداد فرمائیں گے۔ ''مَن'' اور ''مِن''میں جناس غیر تام ہے، شعر میں تشبیہ مرسل مجمل ہے کیونکہ ادات تشبیہ مذکور اور وجہ شبہ محذوف ہے،'' **خیل** '' اور''**لجم**'' میں مراعاۃ النظیر ہے،''**برد**'' اور''**یرد**''میں جناس غیر تام ہے، ''**من لی**'' حدیث پاک سے اقتباس ہے،''**یضمن**''فعل محذوف ہے اس طرح یہاں ایجازِ حذف ہے۔

(17)

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا　　　إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جی بھر کے نافرمانی کر لینے سے نفس برائیوں سے بیزار ہوتا ہے، لیکن یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے، سابقہ شعر میں رہنمائی طلب کرنے کے بعد شاعر من جانب اللہ کہتا ہے کہ نافرمانیوں کے ارتکاب کے ذریعہ نفس کی خواہش مت توڑ کیونکہ غذا' خوب کھانے والے کی شہوت کو قوت دیتی ہے۔

اس شعر میں تشبیہ ضمنی ہے، شعر کے پہلے جزء میں شاعر نے کہا کہ معصیت کے ذریعہ شہوتِ نفس کو نہ توڑ، سوال پیدا ہوا کہ کیوں نہیں؟ ہوسکتا ہے کہ نفس بیزار ہو کر معصیت سے متنفر ہو جائے، دوسرے جزء میں شاعر کہتا ہے: نہیں، غذا تو خوب کھانے والے کی شہوت کو بڑھاتی ہے، یعنی خوراک' کھانے والے کی غذا ہے وہ کھائے گا تو مزید طاقتور ہوگا اسی طرح معصیت نفس کی غذا ہے، اگر وہ معصیت میں رہے گا تو مزید طاقتور بنے گا، شعر میں''**معاصی**'' اور''**شھوۃ**'' میں اسی طرح''**طعام** ''اور''**نھم**''میں مراعاۃ النظیر ہے۔

(18)

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى　　　حُبِّ الرِّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

یہ شعر حکمت سے بھرا ہوا ہے، گزشتہ شعر میں جس طرح غلط خیال کو رد کیا گیا یہاں بھی اُسی کا تسلسل ہے، شاعر کہتا ہے کہ نفس کی مثال شیر خوار بچہ کی سی ہے اگر اُس سے دودھ چھڑایا جائے تو وہ چھوڑ دے گا اور اگر مہلت دی جائے تو جوانی میں بھی دودھ پینے کا ہی عادی رہے گا۔

شعر میں تشبیہ مرسل مجمل ہے،''**طفل** ''اور''**شب**''کے درمیان طباقِ ایجاب ہے، اور''**رضاع**'' اور''**تفطم**'' کے درمیان بھی طباقِ ایجاب ہے،''**تفطم**'' اور''**ینفطم**''میں جناس اشتقاق ہے۔

(19)

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّيَهُ　　　إِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ أَوْ يَصِمِ

جب تو نے نفس کے بارے میں جان لیا کہ وہ روکنے سے باز آتا ہے اور ڈھیل دینے سے طاقتور ہوتا ہے تو اُسے روک اور اپنے اوپر حاوی ہونے مت دے کیونکہ جس نے نفسانی خواہش کو اپنا حاکم بنایا وہ خواہش اُسے اپنے قابو میں کرتی ہے پھر یا تو ہلاک و برباد کرتی ہے یا کم از کم عیب لگا دیتی ہے۔

یُصْمِ اور **یَصِمِ** میں جناس غیر تام ہے،''**تُوَلِّیَهُ** '' اور''**تولّٰی** ''میں جناس اشتقاق ہے،''**مَا تَوَلّٰی** '' میں''**مَن**'' ہونا چاہئے تھا،''**من**'' کی جگہ''**ما**''بطور استعارہ ہے،''**یُصم**'' اور''**یَصم** کی جانب''**ھوی**'' کی اسناد مجاز عقلی ہے، یہ دراصل فعل کی اسناد سببِ فعل کی طرف ہے۔

(20)

برائیوں سے نفس کو روکنے کی تلقین کرنے کے بعد شاعر نیکیوں کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ نیک کاموں کی انجام دہی کے وقت نفس کی نگہبانی کر، اگر نیکی کرتے وقت نفس شہرت، ریاء، خود پسندی یا تکبر کی وجہ سے نیکی کو اچھا سمجھے تو نفس کو نفل اعمال سے روک دے کیونکہ اعمال صالحہ جب شہرت و نیک نامی اور ریا کاری کے شائبہ کے ساتھ کئے جائیں تو وہ اعمال وبالِ جان ہوتے ہیں۔

''سائمة'' میں استعارہ تصریحیہ تبعیہ ترشیحیہ ہے، نفس کی پسندیدہ چیز پر آمادہ ہونے کو مویشی کے چرنے (سوم) سے تشبیہ دی گئی، مشبہ کو حذف کیا گیا اور مشبہ بہ کو ذکر کیا گیا، وجہ تشبیہ ''انهماک'' ہے، ''سوم'' سے لفظ ''سائمة'' مشتق کیا گیا، ''استحلت المرعی فلاتسم'' ترشیح ہے، ''راع'' اور ''مرعی'' میں جناس اشتقاق اور مراعاۃ النظیر ہے، اسی طرح سائمة اور لاتسم میں بھی جناس اشتقاق ہے۔

4-6

بوصیری۔ حیات و شاعری

امام بوصیری کا نام محمد بن سعید بن حماد ہے، کنیت ابوعبداللہ ہے اور لقب شرف الدین ہے، والد مصر کے مقام بوصیر کے اور والدہ مقام دلاص کی ہیں، اس لئے آپ کو بوصیری بھی کہا جاتا ہے اور دلاصی بھی، نیز دونوں مقامات کی طرف نسبت کرتے ہوئے دلاصیری بھی کہا جاتا ہے لیکن بوصیری سے شہرت رکھتے ہیں، ولادت 608ھ میں ہوئی اور وصال 696ھ میں ہوا۔

بوصیری بڑی جسامت والے نہ تھے، طبیعت میں سخاوت تھی، شمالی افریقہ میں پھیلے ہوئے قبیلہ صنہاجہ سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کے والد اپنے مقام سے قاہرہ منتقل ہوئے جہاں آپ نے کمسنی سے ہی تعلیم حاصل کی، لڑکپن میں حفظ قرآن کریم کی سعادت حاصل کر کے کئی علماء اعلام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرتے رہے اور اپنا تعلیمی سفر جاری رکھا۔

امام بوصیری صنعت کتابت و انشاپردازی میں مہارت رکھتے تھے، وہ دو الفاظ کو جوڑ کر نیا لفظ تخلیق کرتے تھے جسے اہل لغت ''منحوت'' کہتے ہیں، جیسا کہ اُنہوں نے اپنی چادر (کساء) کو ''کِساطٌ'' کہا، اُن سے کہا گیا کہ آپ نے چادر (کساء) کو یہ نام کیوں دیا؟ کہا: میں کبھی اُس پر بیٹھتا ہوں تب وہ میرے لئے ''بساط'' ہے اور کبھی اُسے اُوڑھتا ہوں تب وہ میرے لئے ''کساء'' (چادر) ہے، یہ ایسا ہی ہے جیسے عبد شمس کی طرف منسوب شخص کو ''عبشمی'' کہا جاتا ہے۔

آپ کے دور میں مصر کی حالت نہایت ابتر تھی، سلطان صلاح الدین ایوبی کا وصال ہو چکا تھا، سلطان کا بھائی الملک العادل مصر و شام پر حاکم تھا لیکن تمام اسلامی خطے صلیبی حملوں کے کالے سایہ میں تھے، اور سلطان کے بعد مسلمانوں کی کوئی مرکزی قوت نہیں تھی، حکمرانوں میں سیاسی کشمکش اور حکمرانی کا جنون تھا، امراء و حکام ہوں یا چھوٹے عہدیدار، ہر شخص رشوت، خیانت، سود خوری، غصب، لوٹ مار، جھوٹ جیسی بیماریوں کے شکنجہ میں جکڑا ہوا تھا، امام بوصیری کا ایک طویل قصیدہ اس دور کے حالات کی عکاسی کرتا ہے اُس کے منتخب اشعار ملاحظہ ہوں:

فقدت طوائف المستخدمينا　　فلم أر فيهم رجلا أمينا

میں نے تمام عہدیداروں کے گروہوں کو غور سے دیکھا تو میں نے اُن کے درمیان کوئی ایک امانت دار مرد نہ پایا۔

فقد عاشرتهم ولبثت فيهم　　مع التجريب من عمري سنينا

تو میں اُن کے ساتھ رہا اور اُن میں تجربہ کرتے ہوئے اپنی عمر کے کئی سال گزارے۔

فكتاب الشمال هم جميعا　　فلا صحبت شمالهم اليمينا

فکم سرقوا الغلال وما عرفنا　　　بھم فکأنما سرقوا العیونا

اُنھوں نے کتنا ہی محصول چرایا اور ہم اُنہیں نہ جان سکے گویا اُنھوں نے آنکھوں کو ہی چرالیا۔

ولو لا ذاک مالبسوا حریرا　　　ولا شربوا خمور الأندرینا

اور اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ نہ ریشم پہنتے اور نہ مقام اندرین کی شراب پیتے۔

تنسک معشر منھم وعدوا　　　من الزھاد والمتورعینا

ان میں ایک گروہ زاہد بنا بیٹھا ہے اور وہ گروہ زہاد اور اصحاب ورع میں شمار کیا جاتا ہے۔

وقیل لھم دعاء مستجاب　　　وقد ملأوا من السحت البطونا

اور کہا جاتا ہے کہ اُن کی دعاء مقبول ہوتی ہے جبکہ اُنھوں نے حرام سے پیٹ بھر رکھے ہیں۔

شاعری

امام بوصیری کی شاعری میں غایت درجہ حسن ولطافت' الفاظ میں حلاوت وشیرینی اور ترکیب میں خوبصورتی ہے، امام بوصیری کی شاعری میں انوکھی تشبیہات اور نرالے استعارات ہیں، علم بیان ومعانی کی خوبیوں کے ساتھ محسنات جابجا ملتے ہیں، اس کے باوجود شعر تصنع اور تکلف سے خالی ہے۔ شیخ فتح الدین کے مطابق امام بوصیریؒ جزار اور وراق سے بڑے شاعر ہیں۔

امام بوصیری نے امراء وحکام کی تعریف میں کئی قصائد لکھے، لیکن سب سے اچھے قصائد وہ ہیں جو مدیح نبوی میں کہے ہیں۔

مدائح نبویہ

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں کئی قصائد لکھے، ایک قصیدہ ہمزیہ ہے جس کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے۔

لیس ترقی رقیک الأنبیاء　　　یاسماء ماطاولتھا سماء

انبیاء آپ کے مرتبہ عالیہ پر نہیں پہنچ سکتے اے بلند ذات! آسمان جس کی بلندی کو نہیں پاسکتا۔

بوصیری کا ایک قصیدۂ قصیدۂ بانت سعاد کے طرز پر ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے ۔

الی متی أنت باللذات مشغول　　　وأنت عن کل ماقدمت مسؤول

تو کب تک لذتوں میں مصروف رہے گا؟ جبکہ تیرے تمام اعمال کے بارے میں تجھ سے پوچھا جائے گا۔

اس قصیدہ میں غم واندوہ کو بیان کرتے ہوئے امام بوصیری نے بہترین تشبیہ دی ۔

لاتمسک الدمع من حزن عیونھم　　　الا کما تمسک الماء الغرابیل

اُن کی آنکھیں غم کی وجہ سے آنسوؤں کو اتنا ہی روکتی ہیں جتنا چھلنیاں پانی کو روک پاتی ہیں۔

قصیدۂ بردہ

امام بوصیری نے بیان کیا کہ مجھے فالج کا مرض لاحق ہوا، جس کے باعث میرا نصف بدن ناکارہ ہوچکا تھا، اس حالت میں' میں نے یہ ''قصیدۂ بردہ'' لکھا اور اس کے ذریعہ اللہ تعالی سے میری عافیت کے لئے دعاء کی اور اسے دہراتا رہا، روتا' دعا کرتا' اسی حالت میں سوگیا، میں عالمِ خواب میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ آپ نے اپنے دست مبارک سے میرے چہرہ پر مسح فرمایا اور مجھ پر ایک چادر ڈال دی، میں بیدار ہوا تو میں نے اپنے اندر ایک قوت محسوس کی، میں اپنے گھر سے نکلا، میں نے یہ بات کسی کو بتائی نہیں تھی، ابوالرّجاء نامی ایک بزرگ نے مجھ سے

اُنہوں نے فرمایا: وہی قصیدہ جوتم نے اپنے مرض کی حالت میں کہا ہے، یہ کہہ کر انہوں نے قصیدہ بردہ کا پہلا شعر پڑھا اور فرمایا: قسم بخدا! کل رات ہم نے سنا کہ یہ قصیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں پیش کیا جا رہا ہے اور میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جھوم رہے تھے اور آپ کو یہ قصیدہ پسند آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قصیدہ پڑھنے والے کو اپنی چادر اڑھا دی۔ تب امام بوصیری نے اُس بزرگ کو "قصیدہ بردہ" سنایا دیکھتے ہی دیکھتے اس کی قبولیت وشہرت میں اضافہ ہی اضافہ ہوتا گیا۔

4-7

تمرینات

۱۔ درج ذیل اشعار کا بامحاورہ ترجمہ کیجئے۔

ایحسب الصب ان الحب منکتم ما بین منسجم منه ومضطرم

لو لا الهوی لم ترق دمعا علی طلل ولا ارقت لذکر البان والعلم

فکیف تنکر حبا بعد ماشهدت به علیک عدول الدمع والسقم

واثبت الوجد خطی عبرة وضنی مثل البهار علی خدیک والعنم

۲۔ مناسب مصرعہ کے ذریعہ مندرجہ ذیل اشعار کو مکمل کیجئے۔

نعم سری طیف من اهوی فارقنی ....

یالائمی فی الهوی العذری معذرة ....

عدتک حالی لا سری بمستتر ....

محضتنی النصح لکن لست اسمعه ....

۳۔ ذیل میں دیئے گئے اشعار پر اعراب لگایئے۔

فلا ترم بالمعاصی کسر شهوتها ان الطعام یقوی شهوة النهم

والنفس کالطفل ان تهمله شب علی حب الرضاع وان تفطمه ینفطم

فاصرف هواها وحاذر ان تولیه ان الهوی ما تولی یصم او یصم

وراعها وهی فی الاعمال سائمة وان هی استحلت المرعی فلاتسم

۴۔ ان اشعار میں علم بیان کے کونسے محسنات مذکور ہیں؟ تشریح کیجئے۔

فاصرف هواها و حاذر أن تولیه ان الهوی ما تولی یصم أو یصم

وراعها وهی فی الاعمال سائمة وان هی استحلت المرعی فلا تسم

۵۔ مندرجہ ذیل کلمات کے معنٰی بیان کیجئے۔

مقلة ظلماء صبّ منسجم بان

ضنًی طیف علم الم عنم وشاة

عذال   لائم   جماح نهم   شبّ

4-8

خلاصہ

خلافت عباسیہ کے عروج کے زمانہ میں مسلمانوں کی حالت ہر طرح سے بہتر تھی، پھر امورِ سلطنت پر خلفاء کی گرفت کمزور ہونے کے سبب انحطاط آیا اور خلافت خانہ جنگیوں کی نذر ہوئی، امام بوصیری کا زمانہ آزمائش اور سیاسی افراتفری کا زمانہ تھا۔

امام بوصیری ایک اچھے انشاپرداز اور بہترین شاعر تھے، امام بوصیری نے اپنے اشعار میں اس دور کے حالات بیان کئے کہ کس طرح ہر طرف رشوت‘ خیانت‘ سودخوری اور غصب کا دور دورہ تھا، بوصیری کی شاعری میں لطافت ونزاکت‘ الفاظ میں شیرینی‘ ترکیب کی خوبصورتی‘ تشبیہات میں انوکھا پن اور استعارہ میں ندرت ملتی ہے، امام بوصیری کی شاعری محسنات لفظیہ ومعنویہ سے مرصع ہونے کے باوجود تصنّع سے خالی ہے، اُنہوں نے امراء وحکام کی مدح میں بھی قصائد لکھے ہیں لیکن حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں جو قصائد ہیں وہ اُن کے سب سے بہتر اشعار ہیں اور اُن قصائد میں بوصیری نے غایت درجہ کمال کے اشعار کہے ہیں، قصائد مدحیہ نبویہ میں اُن کا سب سے عمدہ اور مشہور قصیدہ ”قصیدۃ البردۃ“ ہے جو دنیا میں کثرت سے پڑھا جانے والا قصیدہ ہے۔

امام بوصیری کو جب فالج کا مرض لاحق ہوا تو اُنہوں نے مرض سے خلاصی کے لئے ایک بہترین قصیدہ لکھا، اور روتے ہوئے دعاء کرتے ہوئے سوگئے ، عالم خواب میں اُن پر حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خصوصی کرم ہوا، آپ نے دست مبارک اُن کے چہرہ پر پھیرا ، اپنی مزین چادر (بردہ) مرحمت فرمائی ، بیدار ہوئے تو بدن صحیح وتوانا پایا اور بدن پر مبارک چادر موجود تھی، تبھی سے یہ قصیدہ ”قصیدہ بردہ“ کے نام سے عرب وعجم میں مشہور ہے۔

4-9

نمونے کے امتحانی سوالات

1۔قصیدۂ بردہ کے ابتدائی بیس اشعار کا خلاصہ لکھئے۔

2۔امام بوصیری کی تشبیہات واستعارات کی ایک مثال دیجئے۔

3۔ابتدائی پانچ اشعار کی مفصل تشریح کیجئے۔

4۔آخری پانچ اشعار کی جامع شرح لکھئے۔

5۔امام بوصیری کے کوئی تین عمدہ اشعار لکھئے اور معنٰی بیان کیجئے۔

4-10

فرہنگ

(ا)

تَـذَكُّرِ : تَـذَكَّرَ يَتَـذَكَّرُ تَـذَكُّرًا (باب تفعل) الشيء يادكرنا

جیرانٍ : جَارٌ (ج) جِیْرَان و جِیْرَةٌ و جِوَارٌ پڑوسی، پناہ دینے والا، پناہ لینے والا

مَزَجْتَ : مَزَجَ یَمْزُجُ مَزْجًا و مِزَاجًا(ن) الشرابَ بالماء پانی ملانا

دَمْعًـــا : دَمْعٌ (ج) دُمُوْعٌ و أدْمُعٌ آنسو۔دَمِعَ یَدْمَعُ (ف،س)دَمعًا و دُمُوْعًا العین آنسو بہنا

مُقْلَةٍ : مُقْلَةٌ (ج) مُقَلٌ آنکھ کا ڈھیلا، آنکھ

بِدَمٍ : دَمٌ (ج) دِمَاءٌ خون

---

(۲)

هَبَّتْ :هَبَّ یَهُبُّ هُبُوْبًا و هَبِیْبًا(ن) و هَبًّا الریحُ ہوا کا چلنا

الریحُ :رِیْحٌ (ج) أرْیَاحٌ و رِیَاحٌ (جمع الجمع) أرَاوِیْحُ ہوا، بو، رحمت، اچھی چیز

تلقـــاء : یہ لِقَاءٌ کا اسم ہے، ملاقات کی جگہ، جہت، جانب

کـــاظِمَة : مدینہ منورہ کا نام، بحرین اور بصرہ کے درمیان ایک مقام کا نام

أومَضَ : أَوْمَضَ یُوْمِضُ اِیْمَاضًا(باب افعال) البرقُ بجلی کا آہستہ چمکنا

البرقُ : بَرْقٌ(ج)بُرُوْقٌ بجلی۔بَرِقَ یَبْرَقُ بَرْقًا و بُرُوْقًا و بَرِیْقًا (س) الشیء چمکنا، روشن ہونا

الظَّلمـاء: الظَّلاَمُ وَالظَّلْمَـاءُ تاریکی، ابتدائی رات۔ظَلِمَ یَظْلَمُ ظَلْمًا(س) و أظْلَمَ اللَیْلُ (باب افعال) رات کا تاریک ہونا

إضَم: مدینہ منورہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے

---

(۳)

لِعَینیک :عَیْنٌ (ج) اَعْیُن و عُیُوْن آنکھ

قُلتَ : قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا وقِیْلًا و مَقَالًا (ن) کہنا، بولنا

اکْفُفَا :کَفَّ یَکُفُّ کَفًّا(ن) عن الامر باز رہنا

: کَفَّهُ ....عن الامر باز رکھنا، روکنا

هَمَتَا: هَمٰی یَهْمِیْ هَمْیًا وهَمَیَانًا (ض)الماء أو الدمعُ پانی یا آنسو بہنا، جاری ہونا

لقلبِکَ : قَلْبٌ (ج)قُلُوْبٌ دل، عقل

استَفِقْ : اِسْتَفَاقَ الرجل من نومه أو مرضه أو غفلته بمعنی أفاق

:أفَاقَ یُفِیْقُ اِفَاقَةً من مرضه صحتیاب ہونا

---

(۴)

یَحْسَبُ :حَسِبَ یَحْسَبُ حِسْبَانًا و مَحْسَبَةً (س) گمان کرنا

الصبُّ : صَبٌّ (ج) صَبُّوْنَ عاشق۔صَبَّ یَصَبُّ (س) صَبَابَةً إلیه عاشق ہونا

مُنکَتِـمٌ : اِنکَتَمَ یَنکَتِمُ اِنکِتَامًا (باب انفعال) چُھپنا

منسَـجِمٍ : اِنسَجَمَ یَنسَجِمُ اِنسِجَامًا الماء پانی گرنا، بہنا

مُضْـطَـرِمٍ :اِضْـطَـرَمَ یَضطَرِمُ اِضطِرَامًا (باب افتعال) النارُ مشتعل ہونا،غصہ سے بھڑک اٹھنا

----

(۵)

الھوی : ھَوِیَ یَھوٰی ھَویً(س) محبت کرنا

تُرِقْ : أرَاقَ یُرِیْقُ اِرَاقَةً(باب افعال) الماءَ گرانا، بہانا

طَلَلٍ : طَلَلٌ (ج) اَطْلَالٌ و طُلُوْلٌ بلندجگہ، ویران مکانات کے نشانات

أَرِقْتَ: أرِقَ یَأرَقُ أرَقًا(س) رات میں نیند نہ آنا، جاگنا

البـــانِ : اَلْبَانُ ایک قسم کا درخت ہے جس کے پتے بید کے پتے کی طرح ہوتے ہیں اوراس کے پھل سے خوشبودار تیل نکلتا ہے۔اس سے مراد وہ معروف درخت جو مکہ مکرمہ کے قریب ہے جس کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوکر صحابۂ کرام سے کلام فرماتے ۔(عصیدة الشھدة)

العَلَـمِ :عَلَمٌ (ج)أعْلَامٌ اونچا پہاڑ،جھنڈا،راستہ کا نشان

----

(٦)

تُنکِـرُ : اَنکَـرَ یُنکِـرُ اِنکَارًا (باب افعال) حَقَّهٗ حق کا انکار کرنا

شَـهِدَتْ : شَـهِدَ یَشهَدُ (س،ک)شَهَادَةً لِفُلَانٍ أو علیٰ فُلَان گواہی دینا

عَدْلٌ (ج) عُدُوْلٌ عادل،انصاف کرنے والا

السَّقَمِ : اَلسَّـقَمُ وَالسُّـقْمُ (ج)اَسْقَامٌ بیماری

سَـقِمَ یَسْقَمُ (س،ن)سَقْمًا وسُقْمًا و سَقَامًا بیمار ہونا، دیر تک بیمار رہنا

----

(۷)

أثبَتَ :أَثْبَتَ یُثْبِتُ اِثْبَاتًا (باب افعال) ثابت کرنا۔ اَلْحَقَّ دلائل سے مؤکد کرنا

وَجَدَ یَجِدُ وَجْدًا وَجِدَةً (ض)علیه غمگین ہونا،غضبناک ہونا۔بفلان بہت محبت کرنا

اَلْوَجْدُ : غم،محبت

خَـطَّی : (تثنیہ) خطٌّ (ج)خُطُوْطٌ تحریر،کتابت،لکیر،لمبا راستہ

عَبْرَةٍ : عَبْرَةٌ (ج)عِبَرٌ و عَبَرَاتٌ آنسو،غم

وضَـنًی : ضَنِیَ یَضْنَی ضَنًی(س) مرض کی وجہ سے کمزور ولاغر ہونا

البَهَـارِ : اَلْبَهَـارُ (ج) بَهَارَاتٌ خوبصورتی،ایک قسم کا خوشبودار پھول جس کو ''عین البقر'' بھی کہتے ہیں۔

خَلَّی کی : (تثنیہ) خَلٌّ (ج) خُلُوْلٌ ...

الْعَنَمِ : ایک درخت ہے جس کا پھول سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور جس سے رنگے ہوئے پورے کو تشبیہ دیتے ہیں۔

----

(۸)

سَرَی : یَسرِیُ سرًی و سَرَیَانًا (ض) رات میں چلنا

طیفُ : طَافَ یَطِیُفُ طَیُفًا (ض)الخیالُ خواب میں خیال آنا

فأَرَّقَنِی : أَرَّقَ یُؤَرِّقُ تَأرِیُقًا(باب تفعیل) بیدار رکھنا

یعتَرِضُ : اِعُتَرَضَ یَعُتَرِضُ اِعُتِرَاضًا (باب افتعال) لَہٗ بِسَھُمٍ سامنے آکر تیر مارنا۔**دون الشیء** حائل ہونا، روک بننا

اللذاتِ : لَذَّۃٌ (ج)لَذَّاتٌ خوشی، مزہ

بالأَلَمِ : أَلَمٌ (ج)آلامٌ دکھ، درد۔**أَلِمَ یَألَمُ أَلَمًا (س)** دکھی ہونا

----

(۹)

لائِمی : لَامَ یَلُوُمُ لَوُمًا و مَلَامًا و مَلَامَۃً (ن) فی کذا وعلی کذا ملامت کرنا

عَذَرَ یَعُذِرُ عُذُرًا ومَعُذِرَۃً (ض) علی أو فی ماصنع الزام سے بری کرنا، عذر قبول کرنا

مَعذِرَۃٌ :(ج) مَعَاذِرُ مَعَاذِیُرُ عذر، بہانہ

أنُصَفُتَ : أَنُصَفَ یُنُصِفُ اِنُصَافًا (باب افعال) الخصمین انصاف سے فیصلہ کرنا

----

(۱۰)

عَدَتُکَ : عَدَا یَعُدُوُ عَدُوًا و عُدُوًّا(ن) دوڑنا، آگے بڑھنا

سِرّی : سِرٌّ (ج)أَسُرَارٌ راز، بھید

بمُسُتَتِرٍ : اِسُتَتَرَ یَسُتَتِرُ اِسُتِتَارًا (باب افتعال) چھپنا، ڈھک جانا

الوُشاۃِ : وَشَی یَشِیُ وَشُیًا و وِشَایَۃً (ض) الکلامَ جھوٹ بولنا

: وَشَی یَشِیُ وَشُیًا و وِشَایَۃً بہٖ اِلی الملک چغلخوری کرنا۔**اَلوَاشِیُ (ج)وُشَاۃٌ** چغلخور

دائی : دَاءٌ (ج)أَدُوَاءُ بیماری

بمُنحَسِمِ : اِنُحَسَمَ یَنُحَسِمُ اِنُحِسَامًا (باب انفعال) جڑ سے کٹنا

(۱۱)

مَحَضُتَنِی : مَحَضَ یَمُحَضُ مَحُضًا(ف) الودَّ أو النُّصحَ خالص دوستی یا خیر خواہی کرنا

النُّصحَ : نَصَحَ یَنُصَحُ نَصُحًا و نُصُحًا ونَصَاحَۃً (ف) فلانًا وبِفُلان نصیحت کرنا، مخلص ہونا

العُذَّالِ : عَذَلَ یَعُذِلُ (ض،ن)عَذُلًا ملامت کرنا

----

(۱۲)

إتّهَمتُ : إتَّهَمَ يَتَّهِمُ اِتِّهَامًا (باب افتعال) بكذا تہمت لگانا، بدگمانی کرنا

نصيح : نَصِيْحٌ (ج) نُصَحَاءُ نصیحت کرنے والا، خیر خواہ

الشَّيْبِ : شَابَ يَشِيْبُ شَيْبًا و مَشِيْبًا سفید بالوں والا ہونا، بوڑھا ہونا

التُّهَمِ : التُّهْمَةُ والتُّهَمَةُ (ج) تُهَمٌ وتُهَمَاتٌ تہمت، شک

----

(۱۳)

أمَّارَتِی : أَمَرَ يَأمُرُ أمْرًا (ن) حکم دینا۔ أَلْاَ مَّارَةُ بہت حکم دینے والی، برائی پر اکسانے والی

بالسوءِ : سَاءَ يَسُوْءُ سُوْءً (ن) الشیء قبیح ہونا، برا ہونا

سُوْءٌ (ج) أَسْوَاء آفت، شر وفساد

إتَّعَظتُ : إتَّعَظَ يَتَّعِظُ اِتِّعَاظًا (باب افتعال) نصیحت قبول کرنا، نصیحت پر عمل کرنا

جهلِهَا : جَهِلَ يَجْهَلُ جَهْلًا وجَهَالَةً (س) نہ جاننا، ان پڑھ ہونا

بِنَذِيرِ : نَذِيْرٌ (ج) نُذُرٌ ڈرانے والا، قاصد، بڑھاپا (اس لئے کہ یہ قرب موت سے ڈراتا ہے)

الهَرَمِ : هَرِمَ يَهْرَمُ هَرَمًا ومَهْرَمًا ومَهْرَمَةً (س) کمزور ہونا اور بہت بوڑھا ہونا

----

(۱۴)

أعَدَّتْ : أعَدَّ يُعِدُّ اِعْدَادًا (باب افعال) تیار کرنا، حاضر کرنا

قِرَی : قَرَی يَقْرِیُ قِرًی وقَرَاءً (ض) الضيف مہمان کی میزبانی کرنا

اَلْقِرَی : مہمانی کا کھانا، پانی جو حوض میں جمع کیا جائے

ضَيفِ : ضَيْفٌ (و، ج) ضُيُوْفٌ وأَضْيَافٌ مہمان

أَلَمَّ : أَلَمَّ يُلِمُّ اِلْمَامًا (باب افعال) بالقوم وعلى القوم آکر اتر پڑنا

برأسی : رَأْسٌ (ج) رُؤُوْسٌ وأَرْؤُسٌ سر، سردار

مُحتشَمِ : اِحْتَشَمَ يَحْتَشِمُ اِحْتِشَامًا (باب افتعال) منه وعنه احترام کرنا، غضبناک ہونا، منقبض ہونا، شرم کرنا

----

(۱۵)

أعلَمُ : عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا (س) الشیء وبه جاننا، ادراک کرنا، یقین کرنا، پہچاننا

أُوَقِّرُهُ : وَقَّرَ يُوَقِّرُ تَوْقِيْرًا (باب تفعيل) الشيخ تعظیم کرنا

بَــدَا : بَــدَا يَبْدُوْ بُدُوًّا و بَدَاءً ا (ن) ظاہر ہونا

اَلْكَتَمُ : وسمہ جس سے خضاب بناتے ہیں اوراس کی جڑ کو جوش دیکر روشنائی تیار کرتے ہیں۔

----

(١٦)

بِرَدِّ : رَدَّ يَرُدُّ رَدًّا ومَرَدًّا(ن) عن كذا پھیرنا، واپس کرنا، لوٹانا

جمَــاحُ : جَمَحَ يَجْمَحُ جَمْحًا وجِمَاحًا وجُمُوْحًا (ف) الفرسُ سرکشی کرنا، سوار کے قابو میں نہ آنا

غوَايتِهَــا: غوِىَ يَغْوَى غَيًّا ۔ غوَى يَغْوِىُ غوَايَةً گمراہ ہونا، محروم ہونا، ہلاک ہونا

الخيــلِ :خيْــلٌ (ج) خيُوْلٌ وأخْيَالٌ گھوڑوں کا گروہ، مجازاً خیل کا اطلاق سواروں پر بھی ہوتا ہے

بِاللُّـجُمِ : لِجَامٌ (ج) لُجُمٌ وأَلْجِمَةٌ لگام

----

(١٧)

فــلا ترُمْ : رَامَ يرُوْمُ رَوْمًا ومَرَامًا الشىء ارادہ کرنا، قصد کرنا

بالمعاصى : مَعْصِيَةٌ (ج)مَعَاصِىْ گناہ، لغزش

كَسْــرَ : كَسَرَ يَكْسِرُ كَسْرًا العودَ توڑنا

شــهوَتها : شَــهْوَةٌ(ج)شَهَوَاتٌ وشُهًى خواہش

يُقوّى :قَوَّى يُقَوِّى تَقْوِيَةً الرجل أو الشىء مضبوط کرنا

النّهِمِ : نَهِمَ يَنْهَمُ نَهَمًا و نَهَامَةً فى الأكل حریص ہونا

----

(١٨)

كَالطّفلِ : طِفْلٌ (ج)اَطْفَالٌ بچہ، ہر چیز کا چھوٹا

تُهْمِلْهُ : أَهْمَلَ يُهْمِلُ اِهْمَالًا جان بوجھ کر یا بھولے سے چھوڑ دینا، اچھی طرح سے نہ کرنا

شَبَّ :شَبَّ يَشِبُّ شَبَابًا وشَبِيْبَةً (ض) الغلامُ جوان ہوانا

الرّضَاع : رَضِعَ يَرْضَعُ (س،ف،ض)رَضْعًا ورِضَاعًا ورَضَاعَةً الولدُ امَّهُ ماں کا دودھ پینا

تَفطِمْهُ : فَطَمَ يَفْطِمُ فَطْمًا (ض) الولدَ بچّے سے دودھ چھڑانا۔عنه روکنا، منع کرنا، چھڑانا

يَنفَطِــمِ : اِنْفَطَمَ يَنْفَطِــمُ اِنْفِطَامًا(باب انفعال) دودھ چھٹنا۔ عنه رکنا، باز رہنا

----

(١٩)

فاصْرِف : صَرَفَ يَصْرِفُ (ض) صَرْفًا پھیرنا، ہٹانا، دفع کرنا، واپس کرنا

تُوَلِّيَهُ : وَلَّى يُوَلِّي تَوْلِيَةً (باب تفعیل)فلانا الامرَ والی مقرر کرنا

تـوَلّی : توَلَّی يَتوَلَّى تَوُلِّيًا الامر غالب ہونا،غالب کرنا،ذمہ داری لینا،کسی کے کام کے لئے مستعد ہونا

يُصْمِ : أَصْمَى يُصْمِيُ اِصْمَاءً ا (باب افعال) الصيدَ تیر مارنااورشکارکا سامنے ہی ٹھنڈا ہونا،ہلاک کرنا

يَصِمِ : وَصَمَ يَصِمُ وَصْمًا(ض) الشيء عیب لگانا،جلدی سے باندھنا

----

(٢٠)

وراعِهَا : رَاعٰی يُرَاعِیُ مُرَعَاةً (باب مفاعله) الامرَ حفاظت کرنا،انجام پرغور کرنا

سـائِمَةٌ : سَامَ يَسُوْمُ سَوْمًا وسَوَامًا(ن) الماشيةُ جانورکا چراگاہ میں جانا،سَائِمَةٌ چلنےوالے جانور(ج)سَوَائِمُ

إستَحْلَتِ : إسْتَحْلٰی يَسْتَحْلِیُ اِسْتِحْلَاءً ا(باب استفعال) الشيء میٹھا پانا،میٹھا سمجھنا

اَلْمَرْعَى : مَرْعٰی (ج)مَرَاعٍ گھاس چراگاہ

فَلاَ تُسِمِ: أَسَامَ يُسِيْمُ اِسَامَةً(باب افعال) الماشيةَ جانورکو چراگاہ کی طرف روانہ کرنا

4-11

سفارش کردہ کتابیں

1۔الزبدۃ فی شرح البردۃ للملا علی القاری

2۔عصیدۃ الشہدۃ لعمر بن احمد آفندی